eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

ڈاکٹر محمد قاسم
اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Dr.Muhammad Qasim
Assistant Professor, Dept of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad

منظوم ترجمے کی نارسائی اور فکر غالب کی تفہیم

Limitations Of Rhymed Translation And Comprehension of Ghalib's Thought

Abstract:

This article deals with the first ever complete rhymed English traslation of Diwan-e-Ghalib by Servat Rehman. This translation was published with the name of "Diwan-e-Ghalib: Complete Translation" by Ghalib institute, New Delhi in 2003. This book is very much significant due to the fact that, the first ever complete rhymed translation of Mirza Ghalibs Mutadawal Diwan and number of renderings from Nuskha-e-Hamidia, and Urdu-e-Mualla etc. There are some problems in poetic translation of Ghalib's Poetry in this book. Translation of poetry is not such an easy task. If it is Ghalib's poetry it becomes the responsibility of the translator to translate on rhym ground. It has been analysed on technical & linguistic basis. Servat Rehman seemes to be a little bit successful in transmitting the meaning but fails to maintain the real and faitful impact of Ghalib's poetry.

Key Words: Limitations, Poetic, Translation, Ghalib, Thought, Diwan-e-Ghalib

کلیدی الفاظ: حدود، منظوم، ترجمہ، غالب، فکر، دیوان غالب

کلام غالب کا پہلا منظوم مکمل انگریزی ترجمہ Diwan-E-Ghalib, Complete Translation کے نام سے ثروت رحمان نے کیا ہے۔ غالب کی یہ ترجمانی غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی سے ۲۰۰۳ء میں اشاعت پذیر ہو کر منظر عام آئی۔ اس مجموعہ میں غالب کے متداول دیوان کی تمام غزلوں کے علاوہ قطعات، قصائد اور رباعیات کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں دیوان غالب اور نسخہ حمیدیہ سے بھی منتخب اشعار کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ثروت رحمان نے "اظہار تشکر" میں ڈاکٹر یوسف حسین خاں کے ترجمہ (۱) سے استفادہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ابتدائیہ میں غالب کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے مترجم نے کہا ہے کہ غالب کے چیدہ چیدہ جو تراجم ہوئے ہیں وہ بے قافیہ ہیں۔ اور انھوں نے قافیہ نبھاتے ہوئے تمام دیوان معروف اور ضمیمہ و نسخہ حمیدیہ سے منتخب اشعار ترجمہ کر دیئے ہیں۔ با قافیہ ترجمہ بقول مترجم ناممکن خیال کیا جاتا تھا، انھوں نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ یہ ترجمہ ان لوگوں کے لیے جو اردو میں غالب کو پڑھنے کے لائق نہیں رہے وہ غالب کے کلام سے بذریعہ انگریزی واقف ہو سکیں۔ یعنی یہ کاوش خالصتاً ہندوستانی تناظر میں کی

گئی ہے اور" غیر اردو دان" طبقے کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ مترجم نے اپنے اس ترجمہ میں غالب کے متن کو اسی مناسبت سے roman میں تحریر کیا ہے اور پھر اس کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ ثروت رحمان نے غالب کے کلام کی ترجمانی کے لیے مشکل راہ کا انتخاب کیا ہے۔ ترجمے میں قافیہ کا التزام رکھنے سے معانی و مفاہیم تک رسائی میں بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان دشواریوں اور مشکلات کے باوجود انھوں نے غالب کے کلام کے بعض عمدہ تراجم بھی کیے ہیں۔ چند مثالیں اس کی وضاحت کے لیے کہ قافیے کی حدود میں رہتے ہوئے ان کے ترجمے کس خوبی سے مفہوم و متن سے وفادار ہیں۔ اور جہاں قافیہ پیمائی سد راہ ثابت ہوئی اس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

میں نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹوں
وہ ستمگر میرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا(۲)

I wish to free myself from love's suffering,
The cruel one would not even my death authorize (۳)

اس غزل کے ترجمے میں مترجم نے immoblize,devise اور اسی قبیل کے قافیے استعمال کیے ہیں۔ درج بالا شعر میں پہلے مصرع کا ترجمہ سادہ اور موزوں ہے، جب کہ دوسرے مصرع کے ترجمے میں متن کی نمائندگی کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور authorise بہ معنی اجازت استعمال ہوا ہے، جو متن کے قریب ہے۔ یہ ترجمہ سادگی اور ابلاغ دونوں لحاظ سے مناسب ہے۔

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا(۴)

It is difficult for everything to be easy, surely,
For mankind, too, it's difficult to attain humainty (۵)

عشرت قتل گہہ اہل تمنا مت پوچھ
عید نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا(۶)

The joy of ove's martyrs on the field of death don't ask,
The rising of Eid's cresent moon is the scimitar's nudity (۷)

پہلے ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ خیال و الفاظ کی سادگی کو ترجمہ میں بھی جگہ دی گئی ہے اور الفاظ کا انتخاب متن کے مناسب ہے۔ آدمی کو محض 'man' نہیں بلکہ 'mankind' کہہ کر بنی نوع انسان کی صورت حال کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح میسر کے لیے attain کا متبادل بھی موزوں ہے۔ مترجم نے بلا کم و کاست غالب کے الفاظ کا ترجمہ موثر انداز میں کیا ہے۔

دوسرے شعر کے لیے ترجمہ میں 'عید نظارہ' بہ معنی 'Eid's cresent' بہت ہی عمدہ ہے اگرچہ moon کا لفظ اضافی ہے۔ لیکن پھر بھی عید نظارہ اور شمشیر کی عریانی کے تناسب کو مترجم نے گرفت میں لینے کی سعی کی ہے۔ غالب کی مراد بھی عید نظارہ سے عید کے چاند کی ہے۔ اس شعر کے ترجمہ میں شمشیر و ہلال کی تشبیہ کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہاں قافیہ بھی متن سے متعلق ہے، بھرتی کا نہیں۔

موج گل سے ہے چراغاں گزر گاہ خیال
ہے تصور میں زبس جلوہ نما موج شراب(۸)

Blazing roses illuminate the pathways of my thoughts,
As the wine-wave manifests itself in my imaginings (۹)

اس شعر کے ترجمے میں متن کی بھرپور اور موثر نمائندگی کی گئی ہے اور تمام رعایات مترجم کے ملحوظ رہی ہیں'موج گل' کثرت جلوہ گل کے معانی دیتا ہے اور اسی لیے مترجم نے blazing roses ترجمہ کیا ہے۔یعنی گلاب کے سرخ رنگ کے جلوہ اور شراب کی سرخی کے درمیان جو قدر مشترک ہے، مترجم کو اس کا ادراک ہے۔ اس لیے گل کے لیے rose منتخب کیا ہے۔'موج گل'، 'چراغاں'، 'جلوہ نما' اور 'موج شراب' کے مناسبات کا ادراک کرتے ہوئے ان کے لیے موزوں الفاظ ترجمہ میں برتتے ہیں۔

غالب مجھے ہے اس سے ہم آغوشی کی آرزو
جس کا خیال ہے گل جیب قبائے گل(۱۰)

Ghalib, I ever long to be united with the one,
Whose very thought is a rose that orns the mantale of a rose (۱۱)

ہم آغوشی کے لیے 'United' کا لفظ متن کے موزوں ہے۔ یہاں ہم آغوشی کی آرزو جس ذات سے ہے، اس کو سمجھتے ہوئے یہ لفظ برتا گیا ہے۔ محض محبوب تک معانی کو محدود رکھنے کے بجائے دونوں قرینوں تک رسائی کا امکان ترجمہ میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرے مصرع کا ترجمہ بھی عمدہ ہے اور اہم بات یہ ہے کہ مترجم نے پوری غزل میں rose کا قافیہ نبھانے کی کوشش کی ہے۔

قید ہستی سے رہائی معلوم
اشک کو بے سروپا باندھتے ہیں(۱۲)

From the bonds of life none escapes,
Poets falling tears ensnare(۱۳)

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے
ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں(۱۴)

Has a sigg ever had effect?
We to build castle-in-the air(۱۵)

درج بالا دونوں اشعار چھوٹی بحر کی غزل سے متعلق ہیں۔ مترجم نے ان کا ترجمہ کرتے ہوئے کفایت لفظی کا خیال کیا ہے اور متن کا پورا پورا لحاظ روا رکھا ہے۔ پہلے شعر کے ترجمہ میں جس جانب شاعر کا اشارہ مقصود تھا، مترجم نے اس کا ادراک کرتے ہوئے مفہوم کی نمائندگی کی ہے۔ دوسرے شعر کے ترجمہ میں ''ہوا باندھنا'' محاورہ ہے، اس کا ترجمہ بھی بہ زبان محاورہ کیا ہے۔ جس طرح 'ہوا باندھنا' بے کار و بے معنی ہے بعینہ ہوا میں محل تعمیر کرنا بھی بے سود ہے۔ اردو محاورے کی رعایت کو برتنے کی اچھی کوشش ہے۔

مزے جہاں کے اپنی نظر میں خاک نہیں
سوائے خون جگر سو جگر میں خاک نہیں(۱۶)

The delights of the word all apear to me as nothing,

Except suffering and sorrow, in my heart there is nothing(۱۷)

اس شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجم نے 'خاک نہیں' ردیف کو برتنے کی کوشش کی ہے اور اس کے لیے 'nothing' کا لفظ بہت مناسب ہے۔ یعنی غالب کی ردیف کو ''معنوی ردیف'' کے طور پر تمام غزل میں برتا ہے۔ 'سوائے خونِ جگر' کی تفہیم 'suffering & sorrows' کے الفاظ سے بہت اچھی طرح ہو رہی ہے اور ''جگر میں خاک'' نہیں کا ترجمہ بھی عمدہ ہے۔ اس ترجمہ کا کمال یہ ہے کہ غالب کے متن کی تفہیم کے ساتھ ساتھ غزل کی ردیف کو معنوی لحاظ سے برتنا اور معنویت کو ملحوظ رکھنا ہے۔

گئی ہیں سال کے رشتے میں بیس بار گرہ
ابھی حساب میں باقی ہیں سو ہزار گرہ(۱۸)

On the thread of time, twenty knots now can one cont,
A myriad other knots remain, still, of this account (۱۹)

متاعِ عیش کا ہے قافلہ چلا آتا
کہ جادہ رشتہ ہے اور ہے شتر قطار گرہ(۲۰)

Of all that is required for joy, it's a caravan,
Think of the thread as the way, the knots, as camels count (۲۱)

والی الور مہاراجا شیو دان سنگھ کی سال گرہ پر کہے جانے والے قصیدہ کا ترجمہ بھی باالتزام قافیہ ہے۔ پہلے شعر کے ترجمے میں مترجم نے سال کی مناسبت کی بجائے time کا لفظ استعمال کیا ہے اور سو ہزار گرہ کے لیے بے شمار گرہ ترجمہ کیا ہے۔ جو معنوی لحاظ سے ٹھیک ہے لیکن اگر پہلے مصرع میں 'وقت' کی بجائے 'سال' ترجمہ کیا جاتا تو متن کی رعایت ملحوظ رہتی۔ بہر حال معانی کی ترجمانی ہو رہی ہے۔ دوسرے شعر کا ترجمہ بھی موزوں ہے اور متاعِ عیش کے قافلے کی تصویر ترجمہ میں بھی نظر آتی ہے۔

'تشبیب' کے بعد اب 'گریز' کا تذکرہ ہو جائے۔ یہ ترجمہ چونکہ با قافیہ ہے اور قافیے کی پابندی کو نبھانا کچھ ایسا آسان کام نہیں ہے۔ قافیہ بندی کے شوق میں بہت سخت مقام آتے ہیں۔ قافیہ، شاعروں کو اپنے خیالات و احساسات کی ترجمانی میں گرانبار ہوتا ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ مترجم جو تخیل و احساس کی سطح پر شاعر سے جانے کتنی منزلوں کی مسافت پر ہوتا ہے، وہ اس سے با آسانی عہدہ براء ہو سکے؟ مترجم کی مشکلات شاعر سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ پہلا قافیہ تو اپنی مرضی کے مطابق برت لیا لیکن بعد ازاں آنے والے قافیوں کو نبھانا اور موضوع و متن کی وفاداری کا بھرم رکھنا، دو متضاد باتیں ہیں۔ اب کچھ ایسی مثالیں جہاں قافیہ پیمائی مترجم کے پاؤں کی بیڑی ثابت ہوئی ہے اور متنِ غالب سے وفاداری استوار نہیں رہ سکی۔

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد
سر گشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا(۲۲)

Without an axe Kohkan could not kill himself Asad,
His belief in rules and customs held him, like win in thrall(۲۳)

مصرعِ اول کا ترجمہ تو ٹھیک ہے لیکن دوسرے مصرع کے ترجمے میں 'شراب کی جکڑن' سے مماثلت بلکہ تشبیہ کس اصول پر قائم کی گئی ہے، بالائے فہم ہے۔ غالب نے سر گشتگی کی مناسبت سے ''خمارِ رسوم و قیود'' کا تذکرہ کیا ہے۔ یعنی کوہکن کا سر پھرا ہونا

بوجہ رسوم وقیود کے حد درجہ خمار کے باعث ہے۔ مترجم نے پہلی غلطی یہ کی کہ اس کو 'جکڑی ہوئی شراب' سے مشابہہ کر دیا ہے اور جو تشبیہ متن میں نہیں ہے۔ اس کو ترجمہ میں ''معجزہ ہنر'' سے پیدا کر دیا ہے۔ اور ترجمے کا یہ عیب شوق قافیہ کے باعث ممکن ہوا ہے۔ کیونکہ مطلع میں انھوں نے withall اور small کے قافیے برت ڈالے ہیں۔ لہٰذا مقطع میں اس سے رہائی کیسے ممکن ہے؟ یہاں محض قافیہ بندی کے باعث متن کے مفہوم میں خلل ہی نہیں پڑا بلکہ 'تحریف' کی حد تک معاملہ جا پہنچا ہے۔

حال دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی
ہم نے بارہا ڈھونڈا تم نے بارہا پایا(۲۴)

I don't know how it's with my heart, except that time and aga in
I looked for it in vain, and you, found it and had no care (۲۵)

پہلے مصرع کا ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں دل کی گم شدگی کا تذکرہ ہے جسے 'میرے دل کے ساتھ کیا ہو گیا ہے معلوم نہیں' بنا دیا گیا ہے۔ اصل خرابی دوسرے مصرع کے ترجمہ میں ہے۔ اولاً بارہا ڈھونڈنے اور پانے کی تکرار سے ترجمہ خالی ہے اور ثانیاً no care کے الفاظ سراسر اضافی ہیں اور قافیہ کھپانے کے باعث ان کا ورود ہوا ہے۔ no care کے الفاظ سے ترجمے میں وہ 'شان' پیدا ہو گئی ہے جو غالب کے شعر میں بھی نہیں ہے۔ یعنی ''تم کو میرے دل کی پروا نہیں'' کے مفہوم اضافہ متن کیے۔ اسے غالب کے کلام سے کچھ نسبت نہیں۔ اس ترجمہ میں بھی تحریف ہوئی ہے۔

ہوں ترے وعدہ نہ کرنے میں بھی راضی کہ کبھی
گوش منت کش گلبانگ تسلی نہ ہوا(۲۶)

You refuse to make any promises, even that I accept,
My ears will owe nothing to assuagement's joyful cries (۲۷)

پہلی سطر میں 'راضی' کے لیے accept کے الفاظ کچھ جچتے نہیں۔ اس شعر کے ترجمے میں بھی قافیے کی بھاری زنجیر پیروں میں آ پڑی ہے ''گلبانگ تسلی'' کی ترکیب ذوق قافیہ کی نذر ہو گئی۔ گلبانگ، خوش آوازی کے مفاہیم عطا کرتا ہے جسے ثروت رحمان نے 'joyful cries' کہہ کر قافیہ کا شوق تو پورا کر لیا ہے لیکن سوچنے کی بات ہے کہ کیا خوش آوازی اور 'joyful cries' میں کوئی نسبت ہے؟

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تیری عادت ہی سہی(۲۸)

I, too, will make a habit now of sayings yes,
If you have made a habit of your cruelty (۲۹)

بے نیازی کے لیے cruelty کا لفظ کیسے ترجمان ہو سکتا ہے؟ بے نیازی تو توجہ نہ کرنے کے مفہوم رکھتا ہے اس کو ظلم و سفاکی سے کیا نسبت ہے؟ یہاں بھی قافیہ کے باعث یہ سہو ہوا ہے۔ اور پہلے مصرع میں تسلیم کے لیے saying yes بہت ہی پھیکا ہے۔ اب کچھ ایسے تسامحات کا مذکور رہے، جہاں ترجمہ غلط محض ہو کر رہ گیا ہے۔

مر گیا صدمہ یک جنبش لب سے غالب
ناتوانی سے حریف دم عیسی نہ ہوا(۳۰)

Ghaib died of the shock of seeing the moment of her lips,
He was too weak, for the Messiah's breath to save one who dies (۳۱)

پہلے مصرع کے ترجمے میں 'seeing' کا لفظ سراسر اضافی ہے اس شعر میں غالب نے حضرت عیسیٰؑ کی تلمیح نظم کی ہے۔ مترجم نے پہلے مصرع میں "لب مسیح" کو جانے تخیل کے کس طلسم کی بنا پر 'her lips' گمان کر لیا ہے۔ اور دوسرے مصرع کے ترجمے میں عیسیٰؑ کا تذکرہ بھی کر دیا ہے۔ لب مسیحا کو لب محبوب میں مبدل کرنے کی مساعی بالائے ادراک ہے۔ یہ ترجمہ مکمل طور پر لغو ہے۔

وہ بھی دن ہو کہ اس ستم گر سے
ناز کھینچوں بجائے حسرت ناز(۳۲)

Let but that day come, when my cruel love,
I will suffer the caprices, not the longing to do so (۳۳)

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کیے (۳۴)

When not perverse, she's good natured really, for she,
Kept many promises, which she'd forgotten to forego (۳۵)

پہلے شعر میں ناز کھینچوں سے مراد ناز اٹھانے کے ہیں، جس کا ترجمہ مترجم نے کچھ یوں کیا ہے 'I will suffer the caprices' جو قطعی طور پر لغو ہے۔ ناز اٹھانے کی خواہش کو 'متلون مزاجی' سے کیا نسبت اور suffer یعنی برداشت کرنے کا تذکرہ تو متن غالب میں ہے ہی نہیں۔ پورا ترجمہ غلط محض ہو کر رہ گیا ہے۔ دوسرے شعر کے ترجمہ میں مترجم سے اس سے بھی سنگین غلطی ہوئی ہے۔ جہاں 'ضد' کو "perverse" کے معانی عطا کر دیے گئے ہیں۔ perverse کو گم راہ / آوارہ / بدمعاش کے مفاہیم سے علاقہ ہے۔ غالب کے ہاں محبوب کی ضد کی بات ہے، مترجم نے اس کو جو معانی پہنائے ہیں وہ انتہائی رکیک ہیں۔ اور اس بنا پر شعر کا مفہوم غلط ہو کر رہ گیا ہے۔

علاوہ ازیں مترجم سے اکثر مقامات پر ایسے سہو بھی ہوئے ہیں کہ جن کے "باوصف" معانی کی نئی جہات پیدا ہو گئی ہیں اور معانی آفرینی کی اس تمام تر مساعی کا کلام و متن غالب سے کوئی سروکار نہیں۔

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشا ہوا گلہ نہ ہوا(۳۶)

Why are you gathering all my rival here?
These are no reproches, it is a show (۳۷)

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی؟
بندگی میں بھی میرا بھلا نہ ہوا(۳۸)

Was it then, the reign of nimrod?
In serving her, no good to me did follow (۳۹)

پہلے ترجمہ میں گلہ کو reproches میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس لفظ کے معانی ڈانٹ پھٹکار اور مسلسل ملامت کرنا کے ہیں۔ جب کہ غالب نے شعر میں گلہ کی بات کی اور رقیبوں کو بلائے جانے کو 'تماشا' سے تعبیر کیا ہے۔ مترجم نے گلہ شکوہ کے بجائے ڈانٹ پھٹکار کے معانی اخذ کر کے مفہوم میں توسیع کر دی ہے اور اس کو اپنی مرضی کے معانی پہنا دیے ہیں۔ دوسرے شعر کے ترجمہ میں عیب بندگی کے الفاظ کو یکسر فراموش کر دینے سے پیدا ہوا ہے۔ صفات عبودیت کو her سے کیا نسبت ہے؟ بالائے فہم ہے۔ غالب نے شعر میں جتنے بھی معانی کے قرینے سمیٹے ہیں جناب مترجم نے کو کسی ایک بھی سمجھنے کی سعی نہیں کی اور لفوی ترجمہ کر دیا ہے۔

داغ دل گر نظر نہیں آتا
بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی(۴۰)

You say you can't see my heart-wound's flower,
Nor smell its odour? o you, who would cure me(۴۱)

داغ دل کو 'زخم دل کا پھول' کیسے کہا جا سکتا ہے؟ اس کے لیے تو heart's scar ہونا چاہیے تھا۔ پہلا اضافہ 'داغ دل' کو زخم دل کا پھول کہہ کر کیا ہے اور دوسرا اضافہ who would care me کہہ کر کر دیا ہے۔ داغ دل کے ترجمے میں غلطی ہوئی ہے۔ ترجمہ کی دوسری سطر میں وہ مفہوم بھی درج کر دیے ہیں جو متن میں شامل ہی نہیں ہے۔

جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی
مشکل ہے تجھ سے راہ سخن وا کرے کوئی(۴۲)

Aquire first love's wound, then with its lips pray,
For a word with her, the path to her is difficult to fray (۴۳)

غالب نے اس شعر میں ذات باری تعالیٰ کی طلب و جستجو کا ذکر کیا ہے۔ کہ اس شاہد مطلق سے بات اس عام زبان سے ممکن نہیں ہے۔ اگر اس سے ہم کلام ہونا ہے تو پہلے دل گداختہ چاہیے۔ یعنی دل پر ایسا زخم ہو جو منہ کا کام دے۔ پھر جا کر کہیں ہم کلامی ممکن ہو سکتی ہے۔ غالب نے عبد و معبود کے تعلق کو اجاگر کیا ہے۔ مترجم نے اس مناسبت کو یکسر فراموش کر کے محبوب کی طرف مائل ہونا کیوں ضروری سمجھا۔ اور پھر دوسری سطر میں 'tray' کا مطلب متن سے بالکل غیر متعلق ہے، اس کے معانی سخت دباؤ میں ہونے کے ہیں۔ جناب مترجم نے غالب کے متن کو یہاں بھی اپنے معانی عطا فرما دیے ہیں۔

بے دماغ خجلت ہوں رشک امتحاں تا کہ
اک بے کسی تجھ کو عالم آشنا پایا(۴۴)

Devoid of a sense of shame, how long will my trial last
The only canker, you belong to the whole world, we found (۴۵)

'بے دماغ خجلت ہوں' کے معانی ہیں کہ مجھے شرمندگی کا دماغ نہیں یعنی میں شرمندگی برداشت نہیں کر سکتا۔ ترجمہ میں بات ہی نرالی کر دی گئی ہے یعنی 'بے دماغ خجلت کو' احساس شرم سے تہی 'Devoid of a sense of shame' کر کے 'کمال فن' کا مظاہرہ کیا ہے۔ مترجم موصوف دماغ خجلت کی ترکیب نہیں سمجھ پائے۔ اور دوسری سطر میں 'بے کسی' کو 'Canker' بہ معنی 'بگاڑ پیدا کرنے والا عمل' گردان لیا ہے۔ بے کسی، بے چارگی اور انسان کے مجبور محض ہونے کا تقاضا کرتی ہے جیسے ترجمہ میں بگاڑ کے تناظر

میں دیکھا گیا ہے، جو غلط محض ہے۔ پورا شعر ترجمہ میں مہمل اور لغو محض دکھائی دیتا ہے۔ اس ترجمہ میں ثروت رحمان نے متعدد مقامات پر متن فہمی میں نزاکت معانی اور نازک قرینوں کو فراموش کر دیا ہے۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روانہ ہوا(۴۶)

From a wound that's hid, blood still tickles,
But a work that stopped, will not regain its flow(۴۷)

خوش حال اس حریف سیہ مست کا کہ جو
رکھتا ہو مثل سایہ گل، سر بہ پائے گل(۴۸)

Happy who, with passion's wine deep-darkly bemused,
Lays down his head, like its dark shade, at the foot of rose.(۴۹)

پہلے شعر میں زخم کے دبنے کا مذکور ہے۔ معمول کی بات ہے کہ کسی کو چوٹ آئے اور لہو رستا ہو تو کس کے باندھ دیتے ہیں تو لہو تھم جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے غالب نے مفہوم پیدا کیا ہے کہ ہمارا زخم دبنے پر بھی لہو نہیں تھما۔ مترجم نے 'دبنے' کا ترجمہ کس بنا پر 'چھپنا' کیا ہے، معلوم نہیں۔ اس لفظ کو متن سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ اس طرح دوسرے ترجمہ میں یہ نزاکت فراموش کی گئی ہے کہ 'خوش حال' کا لغوی مفہوم ترجمہ میں درج کر دیا ہے۔ جب کہ یہاں اس سے مراد خوش بختی ہے۔ خوش حالی اور خوش بختی کے مفہوم میں تمیز نہیں رکھی گئی اور متن کی اس مناسبت کو بھی دھیان میں نہیں رکھا کہ محبوب کے قدموں پر سر رکھنے والا، خوش حال ہو گا؟ یا خوش بخت؟

> "جب ہم شاعری کا ترجمہ کرتے ہیں تو وزن و بحر، شعر کی ظاہری ہیئت، قافیہ، مختلف طرح کے بصری علامیے، روز مرہ اور محاورہ کے وہ حصے جو اصل زبان کے باہر بے معنی ہو جاتے ہیں۔ الفاظ کی شکل و بافت میں ان سب کو سب سے پہلے قرزبان کر دینا پڑتا ہے۔۔ان میں سے کچھ قربانیاں لائق برداشت تو ہوتی ہیں لیکن چونکہ مندرجہ بالا تمام کی تمام چیزیں شعر کے معنی کا حصہ ہوتی ہیں اس لیے ہم جس حد تک انھیں ترک کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس حد تک ہم اس شعر کے اندر موجود شاعری کو بھی ترک کرنے پر مجبور ہوں گے۔"(۵۰)

Diwan-e-Ghalib کے اس منظوم ترجمے میں جناب ثروت رحمان نے بے شمار ایسی مثالیں رقم کی ہیں جہاں مفہوم میں توسیع و تحریف واضح دکھائی دیتی ہے۔ علاوہ ازیں حشو و زوائد سے بھی اس ترجمے کا دامن بھرا ہوا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مترجم نے اپنے لیے بہت ہی کٹھن رستے کا انتخاب کیا، اور کلام غالب کو بالالتزام قافیہ ترجمے میں جائے۔ شوق قافیہ میں شاعروں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے، وہاں ترجمان و مترجم کی کیا حقیقت ہے؟ اس کتاب میں جا بجا ایسے مقامات موجود ہیں، جہاں قافیہ پیمائی کے شوق میں مترجم کا سانس اکھڑ اکھڑ گیا ہے اور اس اکھڑاؤ کی واضح صورت ترجمے کی "زینت" بنی ہے۔ اس سارے عمل میں غالب کے کلام کی صحت بھی مجروح ہوئی ہے اور ایسی ایسی لغزشیں ترجمہ کا حصہ بنی ہیں، جنھیں غالب کے متن سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ ابتدائیہ میں انھوں نے ڈاکٹر یوسف حسین خاں کے ترجمے سے استفادہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ لیکن مقام حیرت کہ جناب خاں صاحب کے تراجم بھی معیار و صحت کی اس سطح کو نہیں پہنچتے کہ انھیں معیار مان کر اس سے استفادہ کیا جائے۔ بہر حال یوسف حسین خاں کا ترجمہ جناب رحمان کے ترجمے سے بدرجہا بہتر ہے۔ بہت بہتر ہوتا اگر مترجم قافیہ پیمائی کی بجائے متن غالب کی ترجمانی تو شاید تحریف و توسیع کے

مواقع انھیں کم میسر آتے۔ اور مکمل دیوان ترجمہ کرنے کے بجائے اس کا انتخاب کیا جاتا اور صرف اسی متن تک محدود رہا جاتا، جو قابل ترجمہ ہے تو غالب اور کلام غالب کی موثر نمائندگی ہو پاتی۔

****

حواشی و حوالے

1. یوسف حسین خاں: (۱۹۰۲۔ ۱۹۷۹) ممتاز غالب و اقبال شناس، اردو، فارسی، عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کے ماہر۔ اردو غزل، حافظ اور اقبال، روحِ اقبال، غالب اور اقبال کی متحرک جمالیات، غالب اور آہنگِ غالب کے علاوہ فرانسیسی ادب کی تاریخ معروف تصانیف ہیں۔ علاوہ ازیں غالب کی فارسی غزلوں اور اردو غزلوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ Urdu Ghazals of Ghalib یوسف حسین خان کی زندگی میں ہی شائع ہو گئی تھی جبکہ Persian Ghazals of Ghalib بعد از وفات شائع ہوئی۔ کلام غالب کے انگریزی تراجم کا آغاز یوں تو "کامریڈ" کے صفحات سے ہوتا ہے لیکن دیوان غالب کے مکمل انگریزی ترجمے کی اولین کاوش ڈاکٹر یوسف حسین خان کی ہے۔ یوسف حسین خان نے غالب کے متداول اردو دیوان کا مکمل ترجمہ Urdu Ghazals of Ghalib کے عنوان سے کیا اور یہ ۱۹۷۷ء میں غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دلی سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں متن کی ترتیب نسخہ عرشی بانی کے مطابق ہے۔ متداول دیوان کی غزلوں کے ساتھ ساتھ نسخہ حمیدیہ، اردوئے معلیٰ کے خطوط اور بیاض علائی سے بھی اشعار منتخب کیے گئے ہیں۔ یوسف حسین خان نے دیباچہ میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے یہ ترجمہ اگست ۱۹۷۶ء میں شروع کیا اور دسمبر ۱۹۷۶ میں اس کی تکمیل محض پانچ مہینوں میں ہوئی۔ لیکن غالب سے ان کا عشق نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں۔
2. غالب، اسد اللہ خاں: "دیوان غالب نسخہ عرشی" مرتب امتیاز علی خان عرشی، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۹۲، ص ۱۶۴
3. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation*. New Delhi: Ghalib Institute. 2003. P 31.
4. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۷۲
5. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 53
6. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۷۳
7. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 53
8. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۹۴
9. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 73
10. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۱۵
11. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation.* P 31
12. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۲۲
13. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 185
14. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۲۲
15. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 381
16. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۲۶

17. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75

18. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۳۷۸

19. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75

20. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۳۸۰

21. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 403

22. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۶۱

23. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 539

24. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۶۲

25. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 783

26. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۶۴

27. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75

28. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۸۵

29. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 129

30. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۶۴

31. .Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 205

32. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۲۰۸

33. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 273

34. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۲۳

35. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 273

36. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۹۲

37. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 291

38. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۹۳

39. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 741

40. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۳۱۵

41. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 745

42. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۷۶

43. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 19

44. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۳

45. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 21

46. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۱۹۳

47. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 31

48. غالب: دیوان غالب نسخہ عرشی، ۲۱۵

49. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 205

50. شمس الرحمن فاروقی: "دریافت و بازیافت-ترجمے کا معاملہ" مشمولہ تعبیر کی شرح، بازیافت اکیڈمی، کراچی، ۲۰۰۴، ص ۱۴۴۰

References

1. Yousaf Hussain Khan: (1902-1979), a renowned acquainted with Ghalib and Iqbal, excelled in Urdu, Persian, Arabic and French language. “Urdu Ghazal”, “Hafiz aur Iqbal”, “Rooh-e-Iqbal”, “Ghalib aur Iqbal ki mut’harik Jamaliyat”, “Ghalib aur Aahang-e-Ghalib”, “Fransisi Adab ki Tarikh” are his preceded books. Adding to these, he translated Ghalib’s Persian and Urdu Ghazal in English language. “Urdu Ghazals of Ghalib” was published in Yousuf Hussain Khan’s life but “Persian Ghazals of Ghalib” got published after his death. Though initial and partial translations of Ghalib’s poetry were published in “Comrade” but Yousaf Hussain Khan is the first one who translated “Dewan-e-Ghalib” comprehensively. Yousaf Hussain Khan has translated the entire prevalent Urdu Diwan of Ghalib with the tilte of “Urdu Ghazalz of Ghalib”, published in 1977 by Ghalib Institute, New Delhi. The arrangement of the text in mentioned book is according to “Nuskha-e-Arshi”. Adding to the Ghazals of prevalent Diwan, verses were also chosen from “Nuskha-e-Hamidia”, “Urdu-e-Muala ky Khatoot” and “Biyaz-e-Alai”. Yousaf Hussain Khan has mentioned in the preamble that he started to translate this poetry in August 1974 and completed just within five months, in December 1974. He professed about his love with Ghalib that wasn’t a rush up of two or three years only rather he was to be in love with Ghalib about half a century.
2. Ghalib, Asadullah Khan. *Diwane Ghalib* edited by Imtiaz Ali Khan Arshi. Lahore: Majlis Taraqi-e-Adab. 1992. P 164
3. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation*. New Delhi: Ghalib Institute. 2003. P 31.
4. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 172
5. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 53
6. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 173.
7. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 53
8. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 194.
9. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 73
10. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 215
11. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation.* P 31
12. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 222
13. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 185
14. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 222
15. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 381
16. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 226
17. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75
18. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 378
19. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75
20. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 380
21. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 403

22. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 161
23. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 539
24. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 162
25. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 783
26. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 164
27. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 75
28. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 285
29. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 129
30. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 164
31. .Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 205
32. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 1208
33. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 273
34. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 223
35. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 273
36. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 192
37. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 291
38. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 193
39. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 741
40. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 315
41. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 745
42. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 276
43. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 19
44. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 13
45. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 21
46. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 193
47. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 31
48. Ghalib. *Diwane Ghalib Nuskhae Arshi*. P 215
49. Sarvat Rehman. *Diwan-e-Ghalib: Complete Translation. P* 205
50. Farooqi, Shamsurrehman. *Daryafto Bazyaft-Matter of Translation*. Included: *Taabeer ki Sharah*. Karachi: Bazyaft Academy. 2004. P 1440.